سورہ نمبر (۷۸)

# سُورَةُ النَّبَاِ

## مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سورۃ النبأ مکیۃ وھی | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | اربعون اٰیۃ و رکوعان

سورہ نبا مکہ میں نازل ہوئی (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱) آیتیں ۴۰ آیات اور ۲ رکوع ہیں

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ (١) عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ (٢) الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

یہ ف۲ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کر رہے ہیں ف۳ بڑی خبر کی ف۴ جس میں وہ کئی

مُخْتَلِفُوْنَ (٣) كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ (٤) ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ (٥) اَلَمْ نَجْعَلِ

راہ ہیں ف۵ ہاں ہاں اب جان جائیں گے پھر ہاں ہاں جان جائیں گے ف۶ کیا ہم نے

الْاَرْضَ مِهٰدًا (٦) وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا (٧) وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا (٨) ق

زمین کو بچھونا نہ کیا ف۷ اور پہاڑوں کو میخیں ف۸ اور تمہیں جوڑے بنایا ف۹ اور

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا (٩) وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا (١٠) وَّجَعَلْنَا

تمہاری نیند کو آرام کیا ف۱۰ اور رات کو پردہ پوش کیا ف۱۱ اور دن کو

النَّهَارَ مَعَاشًا (١١) وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا (١٢) وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا

روزگار کے لیے بنایا ف۱۲ اور تمہارے اوپر سات مضبوط چنائیاں چنیں ف۱۳ اور ان میں ایک نہایت

وَّهَّاجًا (١٣) وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا (١٤) لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا

چمکتا چراغ رکھا ف۱۴ اور پھر بدلیوں سے زور کا پانی اتارا کہ اس سے پیدا فرمائیں اناج

وَّنَبَاتًا (١٥) وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا (١٦) اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا (١٧) يَّوْمَ

اور سبزہ اور گھنے باغ ف۱۵ بیشک فیصلہ کا دن ف۱۶ ٹھہرا ہوا وقت ہے جس دن

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا (١٨) وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا (١٩)

صور پھونکا جائیگا ف۱۷ تو تم چلے آؤگے ف۱۸ فوجوں کی فوجیں اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہو جائیگا ف۱۹

وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا (٢٠) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا (٢١) لِّلطّٰغِيْنَ

اور پہاڑ چلائے جائیں گے کہ ہو جائیں گے جیسے چمکتا ریتا دور سے پانی کا دھوکا دیتا بیشک جہنم تاک میں ہے سرکشوں کا ٹھکانا

مَاٰبًا (٢٢) لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا (٢٣) لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا (٢٤) اِلَّا

اس میں قرنوں رہیں گے ف۲۰ اسمیں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو مگر کھولتا

حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا (٢٥) جَزَآءً وِّفَاقًا (٢٦) اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا (٢٧) ق

پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ جیسے کو تیسا بدلا ف۲۱ بے شک انہیں حساب کا خوف نہ تھا ف۲۲ اور

الجزء الثلثون

ف۱ سورۂ نبا اسکو سورۂ تساؤل اور سورۂ عم یتساءلون بھی کہتے ہیں یہ سورت مکیہ ہے اس میں دو رکوع چالیس یا اکتالیس آیتیں ایک سو تہتر کلمے نو سو ستر حرف ہیں ف۲ کفار قریش ف۳ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اہل مکہ کو توحید کی دعوت دی اور مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کی خبر دی اور قرآن کریم کی تلاوت فرما کر انھیں سنایا تو ان میں باہم گفتگوئیں شروع ہوئیں اور ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا دین لائے ہیں اس آیت میں انکی گفتگوؤں کا بیان ہے اور تفخیم شان کے لیے استفہام کے پیرایہ میں بیان فرمایا یعنی وہ کیا عظیم الشان بات ہے جسمیں یہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں اس کے بعد وہ بات بیان فرمائی جاتی ہے ف۴ بڑی خبر سے مراد یا قرآن ہے یا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کا دین یا مرنے کے بعد زندہ کیے جانے کا مسئلہ ف۵ کہ بعضے تو قطعی انکار کرتے ہیں بعضے شک میں ہیں اور قرآن کریم کو ان میں سے کوئی تو سحر کہتا ہے کوئی شعر کوئی کہانت اور کوئی اور کچھ اسی طرح سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی ساحر کہتا ہے کوئی شاعر کوئی کاہن ف۶ اس تکذیب و انکار کے نتیجہ کو اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے عجائب قدرت میں سے چند چیزیں ذکر فرمائیں تاکہ یہ لوگ ان کی دلالت سے اللہ تعالیٰ کی توحید کو جانیں اور یہ سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ عالم کو پیدا کرنے اور اس کے بعد اس کو فنا کرنے اور بعد فنا پھر حساب و جزا کے لیے پیدا کرنے پر قادر ہے ف۷ کہ تم اس میں رہو اور وہ تمہاری قرارگاہ ہو ف۸ جن سے زمین ثابت و قایم رہے ف۹ مرد و عورت ف۱۰ تمہارے جسموں کے لیے تاکہ اس سے کوفت اور تکان دور ہو اور راحت حاصل ہو ف۱۱ جو اپنی تاریکی سے ہر چیز کو چھپا لیتی ہے ف۱۲ کہ تم اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اپنی روزی تلاش کرو ف۱۳ جن پر زمانہ گزرنے کا اثر نہیں ہوتا اور کہنگی و بوسیدگی ان تک راہ نہیں پاتی مراد ان چنائیوں سے سات آسمان ہیں ف۱۴ یعنی آفتاب جس میں روشنی بھی ہے اور گرمی بھی ف۱۵ تو جس نے اتنی چیزیں پیدا کر دیں وہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کرے تو کیا تعجب نیز ان اشیاء کا پیدا کرنا حکیم کا فعل ہے اور حکیم کا فعل ہرگز عبث اور بے کار نہیں ہوتا اور مرنے کے بعد اٹھنے اور سزا و جزا کے انکار کرنے سے لازم آتا ہے کہ منکر کے نزدیک تمام افعال عبث ہوں اور عبث ہونا باطل تو بعث و جزا کا انکار بھی باطل اس برہان قوی سے ثابت ہو گیا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب و جزا ضرور ہے اس میں شک نہیں ف۱۶ ثواب و عذاب کیلئے ف۱۷ مراد اس سے نفخۂ اخیرہ ہے ف۱۸ اپنی قبروں سے حساب کے لیے موقف کی طرف ف۱۹ اور اس میں راہیں بنجائیں گی ان سے ملائکہ اتریں گے ف۲۰ جن کی نہایت نہیں یعنی ہمیشہ رہیں گے ف۲۱ جیسے عمل ویسی جزا یعنی جیسا کفر بدترین جرم ہے ویسا ہی سخت ترین عذاب ان کو ہوگا ف۲۲ کیونکہ وہ مرنے کے بعد اٹھنے کے منکر تھے

منزل ۷

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۲۸ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۲۹ فَذُوْقُوْا فَلَنْ

اُنھوں نے ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں اور ہم نے ف۱ ہر چیز لکھ کر شمار کر رکھی ہے ف۲ اب چکھو کہ ہم تمہیں

نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۳۰ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۳۱ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۳۲

نہ بڑھائیں گے مگر عذاب بیشک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے ف۳ باغ ہیں ف۴ اور انگور

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۳۳ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۳۴ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۳۵

اور اٹھتے جوبن والیاں ایک عمر کی اور چھلکتا جام ف۵ جس میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں نہ جھٹلانا ف۶

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۳۶ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

صلہ تمہارے رب کی طرف سے ف۷ نہایت کافی عطا وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ انکے درمیان ہے

الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۳۷ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

رحمٰن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے ف۸ جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے

صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۳۸ ذٰلِكَ

پرا باندھے کوئی نہ بول سکے گا ف۹ مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا ف۱۰ اور اس نے ٹھیک بات کہی ف۱۱ وہ

الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۳۹ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا

سچا دن ہے اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے ف۱۲ ہم تمہیں ف۱۳ ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک

يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۴۰

آگیا ف۱۴ جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اسکے ہاتھوں نے آگے بھیجا ف۱۵ اور کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا ف۱۶

ف۱ لوح محفوظ میں ف۲ انکے تمام نیک و بد اعمال ہمارے علم میں ہیں ہم انپر جزا دینگے اور آخرت میں وقت عذاب ان سے کہا جائے گا ف۳ جنت میں جہاں انھیں عذاب سے نجات ہوگی اور ہر مراد حاصل ہوگی ف۴ جنمیں قسم قسم کے نفیس پھلوں والے درخت ف۵ شراب نفیس کا ف۶ یعنی جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سننے میں آئے گی نہ وہاں کوئی کسی کو جھٹلائے گا ف۷ تمہارے اعمال کا ف۸ بسبب اسکے خوف کے ف۹ اسکے رعب و جلال سے ف۱۰ کلام یا شفاعت کا ف۱۱ دنیا میں اور اسی کے مطابق عمل کیا بعض مفسرین نے فرمایا کہ ٹھیک بات سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ مراد ہے ف۱۲ عمل صالح کر کر تاکہ عذاب سے محفوظ رہے ف۱۳ اے کافرو ف۱۴ مراد اس سے عذاب آخرت ہے ف۱۵ یعنی ہر نیکی بدی اس کے نامہ اعمال میں درج ہوگی جس کو وہ روز قیامت دیکھے گا ف۱۶ تاکہ عذاب سے محفوظ رہتا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ روز قیامت جب جانوروں اور چوپایوں کو اٹھایا جائے گا اور انھیں ایک دوسرے سے بدلا دلایا جائے گا اگر سینگ والے نے بے سینگ والے کو مارا ہوگا تو اسے بدلا دلایا جائے گا اس کے بعد وہ سب خاک کر دیے جائیں گے یہ دیکھکر کافر تمنا کریگا کہ کاش میں بھی خاک کر دیا جاتا بعض مفسرین نے اس کے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ مومنین پر اللہ تعالیٰ کے انعام دیکھ کر کافر تمنا کریگا کہ کاش وہ دنیا میں خاک ہوتا یعنی متواضع ہوتا متکبر و سرکش نہ ہوتا ایک قول مفسرین کا یہ بھی ہے کہ کافر سے مراد ابلیس ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام پر طعنہ کیا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا کیے گئے اور اپنے آگ سے پیدا کیے جانے پر افتخار کیا تھا جب وہ حضرت آدم اور انکی ایماندار اولاد کے ثواب کو دیکھے گا اور اپنے آپ کو شدت عذاب میں مبتلا پائے گا تو کہے گا کاش میں مٹی ہوتا یعنی حضرت آدم کی طرح مٹی سے پیدا کیا ہوا ہوتا

ع ۳ ۱

منزل ۷

۲ ع ۱۰ ۲